علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

مضمون	:	کتب خانوں کی تاریخ بحوالہ پاکستان
سطح	:	بی۔اے
کوڈ	:	466
مشق	:	02
سمسٹر	:	بہار2025ء

سوال نمبر 1: پاکستان کے قیام کے وقت طباعت واشاعت کی صورتحال بیان کریں؟

جواب:

قیام پاکستان کے وقت طباعت واشاعت:

قیام پاکستان کے وقت برصغیر میں طباعت واشاعت کا سب سے بڑا مرکز لاہور تھا۔ کلکتہ، حیدرآباد، دکن اور لکھنو اس میدان میں اپنا کردار ادا کر چکے تھے۔ اسکے علاوہ دیگر مراکز ملتان اور کراچی میں آزادی کے وقت اشاعت کی حالت دگرگوں تھی۔ کتابوں کی زیادہ اشاعت وطباعت انگریزی میں کی جاتی تھی۔ اسکے علاوہ اردو، پنجابی، عربی و فارسی زبانوں میں ہوتی تھیں۔ 1947ء کے بعد چند سالوں میں اردو میں طباعت کو فروغ حاصل ہوا اور انگریزی میں کتابوں کی اشاعت وطباعت کا گراف تیزی سے نیچے آیا۔ یہ صورت حال ایک دہائی تک قائم رہی۔ 1960ء کے بعد سے نیم سرکاری اشاعتی ادارے بھی میدان میں آئے اور علاقائی زبانوں مثلاً سندھی، پشتو، بلوچی وغیرہ میں بھی اشاعت کا رجحان ہوا۔ لیکن اسکے ساتھ ساتھ انگریزی میں مطبوعات تیزی سے سامنے آنے لگیں۔

طباعتی امور: قیام پاکستان تک طباعتی کام زیادہ تر تین طریقوں سے ہوتا تھا

ا۔ لیتھو ۲۔ ٹائپ ۳۔ بلاک (لٹرپریس طباعت)

لیتھو کے ذریعے اردو عربی، فارسی اور پنجابی زبانوں میں کتابیں طبع ہوتی تھیں۔ چونکہ اس وقت اچھا سفید کاغذ میسر نہیں تھا۔ قیمت بہت زیادہ ہوتی تھی۔ اس لیے ان کتابوں میں مقامی دستی طریقے سے بنا ہوا کاغذ استعمال کیا جاتا تھا۔ یہ کاغذ آج کل کے اخباری یا ملکینکل کاغذ کی قسم کا ہوتا ہے چنانچہ مقامی زبانوں کی کتابیں عام انداز سے اور گھٹیا سے کاغذ پر چھپتی تھیں۔ انگریزی کتابوں کے لیے دبیز کاغذ استعمال ہوتا تھا لیتھو طباعت عمدہ ہوتی تھیں اس کی ایک وجہ یہ تھی کہ لیتھو کے کاریگر خاص محنت اور جذبے سے کام کرتے تھے اور دوسری بڑی وجہ یہ تھی کہ لیتھو میں استعمال ہونے والا پتھر اور سیاہیاں انگلینڈ اور جرمنی جیسے ملکوں سے بافراط آتی تھیں دوسری عالمی جنگ میں جب جرمنی کی درآمدات پر اثر پڑا تو کاریگروں نے مقامی طور پر سیاہی تیار کرنا شروع کردی پتھر بیلجیم اور دیگر ممالک سے درآمد ہونے لگا۔ رفتہ رفتہ پتھر کامیاب ہونے لگا تو اس کی جگہ جست کی چادر نے لے لی اس چادر پر لیتھو کے مخصوص پتھر ہی کا مسالہ لگایا جاتا تھا اور اس سے بھی طباعت اسی انداز سے عمل میں آتی تھی۔ دوسری عالمی جنگ کے اثرات ختم ہونے اور جرمنی سے درآمدات کا سلسلہ شروع ہونے میں کافی وقت لگا لیکن پھر بھی ٹیکنالوجی کی منتقلی ممکن نہ تھی ضرورت بڑھتی جارہی تھی۔ اس لیے مقامی کاریگروں نے جو سیاہیاں تیار کرنا شروع کیں اگرچہ وہ غیر سائنسی بنیادوں پر تھیں لیکن انہیں فن طباعت کے میدان میں عمدہ کوشش قرار دیا جاسکتا ہے حکومت نے اس صنعت کی سرپرستی نہ کی جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ یہ صنعت غیر سائنسی اور غیر پیداواری بنیادوں پر استوار ہوسکی۔ سیاہیاں اور دیگر طباعتی سامان رفتہ رفتہ غیر معیاری، ملاوٹ زدہ اور گھٹیا ہونے لگا۔ نتیجتاً صرف دس بارہ برس میں ہی اکثر لیتھو پریس بند ہو گئے۔ 1960ء کے بعد سے لیتھو پریس بہت کم تعداد میں رہ گئے۔ البتہ ٹائپ کو فروغ ملا اور 1970 کے بعد سے آفسٹ طرز طباعت کو فروغ ملنے کے باعث لیتھو طباعت عملاً ختم ہو کر رہ گئی۔

آزادی کے وقت لیتھو طباعت کا سب سے بڑا مرکز لاہور تھا۔ گوجرانوالہ، سیالکوٹ، ملتان، کراچی اور پشاور میں بھی چند لیتھو پریس قائم تھے۔ حرفی طباعت یا لیٹر پریس بھی خال خال تھے۔ ان میں زیادہ تر انگریزی ٹائپ تھی۔ اگرچہ اردو ٹائپ بعض سرکاری مطبع خانوں فورٹ ولیم کالج کلکتہ، مطبع کوہ نور، لاہور بسٹ مشین کلکتہ، مشن پریس سیرام پور اور حیدرآباد دکن میں فروغ پاچکا تھا لیکن ابھی تک اسے عوام میں پذیرائی حاصل نہ تھی۔ زیادہ سے زیادہ سرکاری مطبوعات اس میں شائع ہوتی تھیں اس لیے عام اردو، عربی فارسی کتابیں ٹائپ میں نہیں چھپتی تھیں۔ 1960ء تک یہ صورت حال برقرار رہی۔ اردو ٹائپ کا چہرہ اور بناوٹ بھی ترقی پذیر تھی۔ اس کا خط نسخ کے قریب تھا۔ جب کہ اردو کا قاری خط نستعلیق کا عادی تھا۔ نستعلیق خط میں کئی تجربات ہو چکے تھے۔ خطاطوں اور خوشنویسوں نے اس کی نوک پلک سنوار دی تھی چنانچہ باذوق قارئین ٹائپ کو پسند نہیں کرتے تھے کہاں نستعلیق اور کہاں ٹائپ جو اصلاً خط نسخ بھی نہیں تھا۔ اگرچہ حیدرآباد دکن میں نستعلیق کا ٹائپ بھی بنایا گیا تھا لیکن اس میں اتنے جوڑ تھے کہ اس کے ذریعے طباعت زیادہ محنت اور وقت لیتی تھی اور یوں بہت مہنگی تھی اس لیے قیام پاکستان سے قبل ہی متروک ہو گئی۔ خط نسخ کا ٹائپ البتہ چلتا رہا۔ انگریزی فونڈریاں اردو ٹائپ ڈھالتی تھیں۔ لیکن ابھی تک اردو کا ٹائپ ایک ہی انداز سے بنتا تھا اس میں زیادہ سے زیادہ دو رخ تھے۔ عام اور

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی، ایف اے، اسائنمنٹس ہماری ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

Download Free Assignments from
Solvedassignmentsaiou.com

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی کی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے آئیڈی کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

ثلث (بولڈ) یہ ٹائپ 18 سے 32 پوائنٹ تک ملتا تھا جو خاصا موٹا ہوتا ہے۔ان وجوہات کی بناء پر اردو ٹائپ کو فروغ حاصل نہ ہو سکا۔1960ء کے بعد سرکاری سرپرستی کے باعث کتابیں ٹائپ میں چھپنے لگیں اور اگلے دس برس تک اس کی بناوٹ تجرباتی مراحل سے گزرتی رہی۔

اشاعتی امور: قیام پاکستان کے وقت انگریزی اور اردو کے بڑے بڑے اشاعتی ادارے بالکل گنتی کے تھے۔اس درجے کی قومی دکان دار چند انگریزی کے ساتھ ساتھ اردو کتابوں کی اشاعت میں بھی لگے رہے۔اس دور میں ناشرین خود ہی طابع تھے۔اور خود ہی کتب فروش بھی۔اپنے ہی مطبع سے کتابیں چھاپتے اور اپنی ہی دکان پر بیچتے تھے۔زیادہ سے زیادہ دوسرے کتاب فروشوں کے ساتھ اپنی مطبوعات کا تبادلہ کر لیتے تھے۔ان کی مطبوعات نہ تو نن تدوین کے مطابق تھیں اور نہ ہی ان پر سن اشاعت درج ہوتا تھا۔اس وقت کی اشاعتی ضروریات دینیات، تاریخ اور ناولوں کی طباعت تک محدود تھیں۔اعلیٰ معیاری عملی کام بہت کم شائع ہوتا تھا۔سائنس اور ٹیکنالوجی کی کتابیں تو بہت دور کی بات ہے جو اس وقت مفقود تھیں۔

سوال نمبر 2: پاکستان کے جامعاتی کتب خانوں کی صوبہ وار فہرست بنائیں اور ان کا سن قیام تحریر کریں؟

جواب: پاکستان میں جامعاتی کتب خانے:

پس منظر: برصغیر پاک و ہند کے اس حصے میں جہاں اب پاکستان واقع ہے۔جدید نظام کے تحت جامعاتی تعلیم کا آغاز پنجاب یونیورسٹی کے قیام سے 1882ء میں ہوا۔تاہم موہنجوداڑو اور ٹیکسلا کے آثار قدیم سے پتہ چلتا ہے۔کہ ہمارے ملک کی تعلیمی تاریخ بہت قدیم ہے۔اور تین سو سال قبل مسیح میں بھی یہاں تعلیمی ادارے موجود تھے۔قیام پاکستان کے وقت اس کی آبادی 32,500 ملین تھی۔اس کے باوجود جامعات کی تعداد دو تھی۔پنجاب یونیورسٹی اور سندھ یونیورسٹی جو پاکستان بننے سے چند ماہ پہلے قائم ہوئی تھی۔یعنی اپریل 1947ء میں اس کے بعد حکومت نے جامعات کے قیام کے لئے کئی اقدامات اٹھائے۔

جامعاتی کتب خانے: پاکستان میں جامعاتی کتب خانوں کی صورتحال دوسرے کتب خانوں کی نسبت بہتر ہے۔جامعات اعلیٰ تعلیم کے فروغ میں بنیادی کردار ادا کرتی ہیں۔اور تحقیقی کام کو آگے بڑھاتی ہیں اس اعتبار سے جامعاتی کتب خانے بہت اہمیت کے حامل ہیں۔اور جامعاتی تحقیق کا زیادہ انحصار ان کتب خانوں پر ہوتا ہے۔پاکستان کے جامعاتی کتب خانوں کے قیام کو تین ادوار میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

1۔ 1958ء سے قبل:۔1958ء سے قبل جامعاتی کتب خانوں کا ذکر کیا جائے تو مندرجہ ذیل جامعات کے نام آتے ہیں۔

ا۔کتب خانہ جامعہ پنجاب ۲۔کتب خانہ جامعہ سندھ ۳۔کتب خانہ جامعہ کراچی ۴۔کتب خانہ جامعہ پشاور

ان جامعاتی کتب خانوں کا شمار ایسے کتب خانوں میں ہوتا ہے جس کا ذخیرہ کتب تقریباً ایک لاکھ سے زائد اور باقاعدہ طور پر منظّم کیے گئے ہیں۔ان کتب خانوں کی اپنی عمارتیں ہیں اور تعلیم یافتہ تجربہ کار عملہ بھی فراہم کیا گیا ہے۔

2۔ 1958ء تا 1978ء: اس دور میں قائم کیے جانے والے جامعاتی کتب خانے درج ذیل ہیں۔

ا۔ کتب خانہ زرعی یونیورسٹی فیصل آباد۔
۲۔ کتب خانہ قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد۔
۳۔ کتب خانہ انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور۔
۴۔ کتب خانہ جامعہ بلوچستان کوئٹہ۔
۵۔ کتب خانہ این ای ڈی انجینئرنگ یونیورسٹی کراچی۔
۶۔ کتب خانہ مہران انجینئرنگ یونیورسٹی جامشورو۔
۷۔ کتب خانہ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور۔
۸۔ کتب خانہ سندھ زرعی یونیورسٹی ٹنڈوجام۔
۹۔ کتب خانہ بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان۔
۱۰۔ کتب خانہ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد۔
۱۱۔ کتب خانہ گومل یونیورسٹی ڈیرہ اسماعیل خان۔

مذکورہ بالا جامعاتی کتب خانے 1958ء کے بعد قائم کیے گئے۔اس لئے پہلے والوں کی نسبت نئے ہیں۔ان کا ذخیرہ مواد پچاس ہزار سے ایک لاکھ ہے۔ان میں سے کچھ کتب خانوں کی اپنی عمارت ہے۔ان میں پیشہ ور عملہ نسبتاً کم ہے اور ان کے مسائل پہلے والوں سے زیادہ ہیں۔

3۔ 1978ء کے بعد: 1978ء قائم ہونے والی جامعات کے کتب خانے چونکہ اپنے قیام کے ابتدائی مرحلے میں ہیں۔اس لئے ان میں ذخیرہ کتب کی تعداد پہلے والوں کی نسبت کم ہے۔ان کا ذخیرہ کتب پچیس سے پچاس ہزار کتب تک ہے۔ان میں سے بعض میں پیشہ ور عملہ فراہم کیا جاتا ہے۔اور مواد کی باقاعدہ درجہ بندی و کیٹلاگ سازی کا کام شروع ہو چکا ہے۔ان میں مندرجہ ذیل شامل ہیں۔

ا۔ کتب خانہ بین الاقوامی اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد۔
۲۔ کتب خانہ شاہ لطیف یونیورسٹی خیرپور۔
۳۔ کتب خانہ آغا خان یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز کراچی۔
۴۔ کتب خانہ انجینئرنگ یونیورسٹی کراچی۔
۵۔ کتب خانہ زرعی یونیورسٹی پشاور۔
۶۔ کتب خانہ لاہور یونیورسٹی آف مینجمنٹ سائنس لاہور۔

آزاد جموں و کشمیر یونیورسٹی کی فی الحال کوئی لائبریری نہیں ہے۔ویسے بھی یہ جامعات صرف امتحان لیتے ہیں۔اور تعلیم ملحقہ کالجوں میں دی جاتی ہے۔

سوال نمبر 3: کالج کے کتب خانہ کی تعریف کریں اور ان کی اقسام لکھیں؟

جواب: کالج کتب خانہ: بلاشبہ کتب خانے علم کے فروغ میں نمایاں کردار ادا کرتے ہیں۔یہ کتب خانے عمومی طور پر علم حاصل کر کے اسے صحیح سائنسی

Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com
03345504551 احمد

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

اصولوں کے تحت منظم کرنے کے علاوہ قارئین تک بطریق احسن پہنچاتے ہیں۔کتب خانے کئی ایک اقسام کے ہوتے ہیں جو بنی نوع انسان کی خدمت میں ہمہ تن مصروف عمل رہتے ہیں۔کالج کتب خانہ دراصل تعلیمی کتب خانوں کی ایک صنف ہے۔ جو مزید کئی ایک اقسام میں منقسم ہے۔قومی وعوامی کتب خانوں کے برعکس کالج لائبریری کی اپنی کوئی تعریف وضع نہیں ہے۔البتہ کالج سے وابستگی کی وجہ سے کالج کے کتب خانہ کو کالج کتب خانہ سے بقیت کیا گیا ہے۔کالج دراصل ایک ایسا مکمل ادارہ ہے۔ جہاں پر مکمل چار سالہ گریجویشن کورس پڑھایا جاتا ہو اور جس کی مکمل کامیابی کے بعد طلباء و طالبات کو ڈگری کا اجراء ہوتا ہے۔کالج کہلاتا ہے۔اسی نسبت سے ایسے ادارہ کے کتب خانے کو کالج کتب خانہ کہا جاتا ہے۔ایل ایم بیراڈ نے اپنے کالج کتب خانے کی تعریف اسطرح کی ہے کہ:

''یہ ایک ایسا کتب خانہ ہے جس کا قیام، تشکیل، کامیابی وانتظام کسی کالج کا مرہون منت ہوتا ہے اور یہ کتب خانہ کالج کے طلبہ اور اساتذہ کی ضروریات پوری کرنے کیلئے معرض وجود میں آتا ہے''۔

محترمہ نسیم فاطمہ نے کالج کتب خانہ کی تعریف اسطرح کی ہے کہ یہ کتب خانہ انڈر گریجویٹ طالبعلموں کی خدمت کرتا ہے جو کالج ہدایات کے تحت اسے استعمال کرتے ہیں۔کشاف اصطلاحات کتب خانہ میں کالج کتب خانہ کی تعریف اس طرح کی ہے کہ:

''کتب خانہ جو کالج کا ایک جزولاینفک ہوتا ہے اور جسے اساتذہ وطلبہ کی تعلیمی ضروریات پوری کرنے کیلئے منظم و مستعد رکھا جاتا ہے''۔

بی ایف گارڈ کے مطابق کالج کتب خانہ ایسے کتب خانے کو کہا جاتا ہے جسکا انتظام وتربیت کالج کے ذمہ ہو اور طلبہ اور سٹاف ممبران کے استعمال کیلئے مختص ہو۔

کالج کتب خانہ کی اقسام: کالج کتب خانے طلباء اساتذہ و محققین کی خدمات کے لیے ہمہ تن کوشاں رہتے ہوئے اپنے قارئین کو مختصر وقت میں بہتر خدمت پیش کرتے ہیں۔کالج کتب خانے تعلیمی اداروں کے کتب خانوں کی ایک قسم ہیں۔ جو مزید آگے دو اقسام ہیں۔ جو مندرجہ ذیل ہیں۔

ا۔ عمومی کالجوں کی کتب خانے ۲۔ پیشہ ورانہ کالجوں کے کتب خانے

ا۔ عمومی کالجوں کے کتب خانے: عمومی کالجوں کے کتب خانے وہ کتب خانے کہلاتے ہیں جن میں عموماً انٹرمیڈیٹ اور گریجویشن تک کی سطح کے طلباء و طالبات کے لئے مختلف مضامین پر کتب رکھی جاتی ہیں تاکہ وہ اپنی تعلیمی ضروریات کے ساتھ ساتھ ذہنی ترقی و وسعت کے لئے بھی راہیں متعین کر سکیں۔

۲۔ پیشہ ورانہ کالجوں کے کتب خانے: پیشہ ورانہ کالجوں کے کتب خانوں میں کسی ایک خاص مضمون پر کتب رکھی جاتی ہیں چونکہ ان کالجوں کے طلباء و طالبات پیشہ ورانی تعلیم حاصل کر رہے ہوتے ہیں اس لیے ان کی راہیں آزخود متعین ہوتی ہیں اور ان کا نقطہ نظر صرف ایک مضمون کا وسیع تر مطالعہ ہوتا ہے۔ایسے کتب خانوں میں قانونی تعلیمی ادارے کے کتب خانے، طبی کالجوں کے کتب خانے، زرعی کالجوں، پولی ٹیکنیک، الیکٹری و انجینئرنگ کالجوں کے کتب خانے، کامرس کالجوں کے کتب خانے شامل ہیں۔ یہ کتب خانے طلباء کو نصابی و غیر نصابی کتب کے ساتھ ساتھ حوالہ جاتی خدمات بہم پہنچاتے ہیں۔

سوال نمبر 4: اسلام آباد کے تین منتخب کالجوں کے کتب خانوں پر نوٹ لکھیں؟

جواب: ایف۔جی ڈگری کالج، ایچ۔9، اسلام آباد: 1965 میں دارالحکومت کے ملازمین اور یہاں کی آبادی کی تعلیمی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ کالج قائم کیا گیا۔کالج کے طلباء اور اسٹاف کی نصابی اور علمی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے کتب خانہ بھی اسی سال ہی قائم کیا گیا۔کتب خانے کی اپنی عمارت ہے جو ضروری فرنیچر سے آراستہ ہے یہ کتب خانہ 70 اساتذہ اور 1600 طلباء کو خدمات مہیا کرتا ہے عملہ میں ایک لائبریرین اور 2 مددگار شامل ہیں۔اس کتب خانے کا مواد 12000 کتب پر مشتمل ہے جبکہ 120 رسائل و جرائد اور آٹھ اخبارات خریدے جاتے ہیں۔88-1987ء مالی سال کے تحت 50000 روپے کتب کی خرید کے لیے مختص کیے گئے ہیں۔مواد کی درجہ بندی ڈی۔ڈی۔سی۔19 ایڈیشن کے تحت کی جاتی ہے کیٹلا گنگ کے لیے اے۔اے۔سی۔آر۔2 استعمال کیا جاتا ہے۔کیٹلاگ ڈکشنری وائز مرتب کیا گیا ہے۔ نیو آرک سسٹم کے تحت 15 دنوں کے لیے مواد جاری کیا جاتا ہے۔فوٹو کاپی خدمات مہیا کی جاتی ہیں۔بین کتب خانہ مستعاری نظام کی سہولت موجود ہے۔

ایف۔جی کالج برائے خواتین، ایف سیون۔ٹو، اسلام آباد: اسلام آباد میں لڑکیوں کی تعلیم کے فروغ کے لیے 1967 میں یہ کالج قائم کیا گیا۔اس کالج میں انٹر سے پوسٹ گریجویٹ تک تعلیم دی جاتی ہے۔اس میں 120 اساتذہ اور 1800 طالبات ہیں جن کی تعلیمی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے کتب خانہ بھی اسی سال ہی قائم کیا گیا۔اس میں 68 لکڑی کی الماریاں، 41 لوہے کی الماریاں، 6 میزیں، 150 کرسیاں، 2 رسالوں کی شیلفیں، 2 اخبار اسٹینڈ اور ایک کیٹلاگ کیبنٹ موجود ہیں۔عملہ میں ایک لائبریرین، ایک پیشہ ور، 2 نیم پیشہ ور اور 5 مددگار افراد شامل ہیں اس کتب خانے کی بہتری کے لیے لائبریری کمیٹی فعال کردار ادا کرتی ہے کتب خانے کا مواد 25,210 کتب پر مشتمل ہے جبکہ 28 رسائل وجرائد اور 6۔اخبارات خریدے جاتے ہیں مواد کی درجہ بندی ڈی ڈی۔سی 19

ایڈیشن کے تحت کی جاتی ہے۔کیٹلا گنگ کے لیے اے۔ایل۔اے 1941ء استعمال کیا جاتا ہے۔کیٹلاگ مصنف وار عنوان وار اور درجہ بندی ترتیب سے مرتب کیے گئے ہیں۔ براؤن سسٹم کے تحت 7 دنوں کے لیے مواد جاری کیا جاتا ہے۔88-1987 کے تحت کتب کی خرید کے لیے ایک لاکھ روپے اور بارہ ہزار رسائل وجرائد کی خرید کے لیے مختص کیے گئے ہیں۔اوسطاً سالانہ 1000 کتب کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ماہانہ چار ہزار کتب جاری کی جاتی ہیں اور 400 رسائل و جرائد جاری کیے جاتے ہیں۔فوٹو کاپی خدمات مہیا کی جاتی ہیں۔سمعی و بصری مواد کے لیے ٹیپ ریکارڈ، فلم پروجیکٹر اور کمپیوٹر بھی موجود ہیں۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

ایف۔جی گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج ،ایچ۔8 ،اسلام آباد: وفاقی دارالحکومت کی تعلیمی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے 1970 میں یہ کالج قائم کیا گیا ہے اس کالج میں ڈگری اور پوسٹ گریجویٹ کی تعلیم سائنسی ،انجینئر نگ اور آرٹس مضامین میں دی جاتی ہے اس میں 78 اساتذہ اور 1800 طلباء ہیں کالج کی تعلیمی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے 1972ء میں کتب خانہ قائم کیا گیا۔جس میں 10 لکڑی کی الماریاں 38 لوہے کی الماریاں، 32 میزیں، 54 کرسیاں اور 4 کیٹلاگ کیبنٹ موجود ہیں۔عملہ میں ایک اسسٹنٹ لائبریرین اور 2 مددگار شامل ہیں لائبریری کمیٹی موجود ہے۔

اس کتب خانے کا ذخیرہ مواد 11,500 کتب پر مشتمل ہے اور چار اخبارات خریدے جاتے ہیں مواد کی درجہ بندی ڈی۔ڈی۔سی 17 ایڈیشن کے تحت کی جاتی ہے۔کیٹلاگنگ کے لیے اے۔اے۔سی۔آر۔1 استعمال کیا جاتا ہے۔کیٹلاگ مصنف وار مرتب کیا گیا ہے۔رجسٹر پر گریجویٹ طلباء کے لیے 15 دنوں کے لیے اور پوسٹ گریجویٹ طلباء کے لیے ایک ماہ کے لیے مواد جاری کیا جاتا ہے ماہانہ ایک ہزار کتب جاری کی جاتی ہیں۔

سوال نمبر 5: خصوصی کالج کا کتب خانہ کیا ہوتا ہے؟کسی دو ایسے کتب خانوں پر تفصیلی نوٹ لکھیں؟

جواب: خصوصی کالج کا کتب خانہ: بلاشبہ کتب خانے علم کے فروغ میں نمایاں کردار ادا کرتے ہیں۔یہ کتب خانے عمومی طور پر علم حاصل کر کے اسے صحیح سائنسی اصولوں کے تحت منظّم کرنے کے علاوہ قارئین تک بطریق احسن پہنچاتے ہیں۔کتب خانے کئی ایک اقسام کے ہوتے ہیں جو بنی نوع انسان کی خدمت میں ہمہ تن مصروف عمل رہتے ہیں۔

کالج کتب خانہ دراصل تعلیمی کتب خانوں کی ایک صنف ہے۔جو مزید کئی ایک اقسام میں منقسم ہے۔قومی وعوامی کتب خانوں کے برعکس کالج لائبریری کی اپنی کوئی تعریف وضع نہیں ہے۔البتہ کالج سے وابستگی کی وجہ سے کالج کے کتب خانہ کو کالج کتب خانہ سے تعبیر کیا گیا ہے۔کالج دراصل ایک ایسا مکمل ادارہ ہے جہاں پر مکمل چار سالہ گریجویشن کورس پڑھایا جاتا ہو اور جس کی مکمل کامیابی کے بعد طلباء وطالبات کو ڈگری کا اجراء ہوتا ہے کالج کہلاتا ہے۔اسی نسبت سے ایسے ادارہ کے کتب خانے کو کالج کتب خانہ کہا جاتا ہے۔

ایل ایم بیراڈ نے کالج کتب خانے کی تعریف اسطرح کی ہے کہ ’’یہ ایک ایسا کتب خانہ ہے جس کا قیام، تشکیل، کامیابی وانتظام کسی کالج کا مرہون منت ہوتا ہے اور یہ کتب خانہ کالج کے طلبہ اور اساتذہ کی ضروریات پوری کرنے کیلئے معرض وجود میں آتا ہے‘‘۔

محترمہ نسیم فاطمہ نے کالج کتب خانہ کی تعریف اسطرح کی ہے کہ یہ کتب خانہ انڈر گریجویٹ طالبعلموں کی خدمت کرتا ہے جو کالج ہدایات کے تحت اسے استعمال کرتے ہیں۔

کشاف اصطلاحات کتب خانہ میں کالج کتب خانہ کی تعریف اس طرح کی ہے کہ ’’کتب خانہ جو کالج کا ایک جزو لاینفک ہوتا ہے اور جسے اساتذہ وطلبہ کی تعلیمی ضروریات پوری کرنے کیلئے منظّم ومستعد رکھا جاتا ہے‘‘۔

بی ایف گارڈ کے مطابق کالج کتب خانہ ایسے کتب خانے کو کہا جاتا ہے جسکا انتظام وتربیت کالج کے ذمہ ہو اور طلبہ اور سٹاف ممبران کے استعمال کیلئے مختص ہو۔

ایف۔جی۔ڈگری کالج واہ کینٹ: فیڈرل گورنمنٹ ایجوکیشن انسٹی ٹیوٹ، کینٹ گیریژن کے توسط سے 1964 میں یہ کالج قائم کیا گیا۔کالج کی تعلیمی اور نصابی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے اسی سال کتب خانہ بھی قائم کیا گیا۔جس میں ضروری فرنیچر کے علاوہ مواد میں 6098 کتب موجود ہیں۔اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔ نام وقیام: ایف جی ڈگری کالج واہ کینٹ اس کا نام ہے۔اور یہ کینٹ گیریژن کے توسط سے 1964 مین قائم ہوا یہ کالج واہ کینٹ اور گردونواح کی تعلیمی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے قائم کیا گیا اور خصوصی طور پر کینٹ ایریا کے اندر رہائش پزیر افراد کے لیے قائم کیا گیا۔اس کالج میں ڈگری کی سطح تک تقریباً تمام مضامین پڑھائے جاتے ہیں۔اس میں کورسز سے متعلق مواد موجود ہے۔اس کالج میں تقریباً 80 کے قریب اساتذہ ہیں۔کتب کانہ بھی 1964 میں ہی قائم کیا گیا۔

۲۔ عمارت وفرنیچر: کالج کی تعمیر کے ساتھ ہی کتب خانے کی عمارت بھی تعمیر کی گئی کتب خانے کی ائرکنڈیشنگ منصوبے میں شامل ہے۔اس میں لوہے کی المریاں، میزیں 150 کرسیاں، 20 رسالوں کی شیلفیں، 10 اخباروں کی شیلفیں، رسالہ سٹینڈ اور 4 کیٹیلاگ کیبنٹ شامل ہیں۔اس میں 500 طلبہ و اساتذہ کے لیے خدمات مہیاء کی گئی ہیں۔

۳۔ ذخیرہ کتابی وغیر کتابی: کتب خانے میں تقریباً 6098 کتب موجود ہیں 35 رسائل وجرائد عنوانات کے لحاظ سے اور 17 اخبارات خریدے جاتے ہیں۔تقریباً 600 طلباء کو خدمات مہیا کرتا ہے۔کتابی مواد میں سالانہ تقریبّ سو کتب کا اضافہ ہوتا ہے۔

4۔ عملہ وانتظامیہ:۔کتب خانے کے عملے میں ایک لائبریرین، 5 پیشہ ورمعاون، 10 غیر تربیت یافتہ اور 20 دیگر عملہ شامل ہے۔لائبریری کمیٹی موجود ہے۔جو کتب خانے کے لیے مشاورت کا کام سرانجام دیتی ہے۔

۵۔بجٹ: 88-1987 کے مالی سال میں اس کا بجٹ 8000 روپے کتب خریداری کے لیے تھا بعد میں ضروریات بڑھنے کے ساتھ ہی اس کے بجٹ میں اضافہ ہوتا گیا اور موجودہ بجٹ تقریباً 40000 روپے سالانہ ہے۔اس میں بھی وقت کے ساتھ اضافے کی توقع ہے۔موجودہ وقت میں اس میں موجود کتب

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس ، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

کی تعداد تقریباً 30 ہزار ہے۔ جو 88-1987 میں 6098 تھی۔

۶۔ خدمات: مواد کی درجہ بندی ڈی ڈی سی 18 ویں ایڈیشن کے تحت کی جاتی ہے۔ کیٹلاگ ڈکشنری ترتیب سے مرتب کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں کیٹلاگ کے لیے کیٹلاگ کوڈ اے۔ ایل اے 1941 سے استفادہ کیا جاتا ہے۔ مواد کے اجراء کے لیے اور خصوصی طور پر ایک ماہ کے لیے جاری کیا جاتا ہے۔ اندازاً ماہانہ تقریباً 5000 کتب جاری کی جاتی ہیں۔ جب کہ 600 کے قریب رسائل و جرائد جاری کیے جاتے ہیں۔ ماہانہ کم از کم 5 مرتبہ طلبہ کے گروپ تشکیل دے کر ان کو کتب خانے کا دورہ کروایا جاتا ہے۔ تاکہ طلبہ میں اس کو استعمال کرنے کا شوق پیدا ہو۔ اس میں فوٹو کاپی کی سہولت بھی موجود ہے۔ بُک بنک سکیم کے تحت طلبہ کو نصابی کتب بھی فراہم کی جاتی ہیں۔

۷۔ اوقات کار: کالج کا کتب خانہ کالج کے کھلنے کے ساتھ ہی کھل جاتا ہے لیکن عام طور پر کتب خانے کے اوقات صبح 8 بجے سے بارہ بجے فرسٹ شفٹ کے لیے اور سیکنڈ شفٹ کے لیے دوپہر ایک بجے سے شام چھ بجے تک کھلا رہتا ہے۔ کالج بند ہونے کے ساتھ ہی کتب خانہ بھی بند ہو جاتا ہے۔ اس میں لاسٹل کی سہولت نہ ہونے کی وجہ سے طلبہ کو چھٹی کے بعد کتب خانے میں جانے کی سہولت میسر نہیں ہے۔ اس مقصد کے لیے طلبہ اور ضرورت مند پی او ایف سینٹرل لائبریری کا رخ کرے ہیں۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو یہ کتب خانہ طلبہ کی ضروریات پوری کرنے کے لیے ناکافی ہے۔ اس کو مزید بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔ اور ساتھ ہی اس کے اوقات کار کے ساتھ ساتھ اجرائی نظام میں بہتری کی ضرورت ہے۔

ایف جی پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین: ایف جی پوسٹ گریجویٹ کالج کا آغاز 1954ء میں پرائمری سکول کی حیثیت سے ہوا اور 1956 میں اسے انٹر کالج کا درجہ ملا اور 1967ء میں اس انٹر کالج کو ڈگری کالج میں تبدیل کر دیا گیا اور جنوری 1975ء میں یہ کالج فیڈرل گورنمنٹ کے ماتحت چلا گیا۔ خدا کے فضل و کرم سے 1988ء میں ایم اے انگلش اور 2004ء سے ایم اے اکنامکس، میتھمیٹکس اور سائیکالوجی کے کلاسوں کا آغاز ہوا۔ کالج میں ایک وسیع لائبریری ہے اور اس کے ساتھ ہی ایک ریفرنس روم قائم ہے۔ جس میں ضروری فرنیچر کے علاوہ ذخیرہ مواد میں پہلے پہلے کتب خانہ میں صرف چند عنوانات پر ہی کتب تھیں لیکن اب تقریباً 18,676 کتب موجود ہیں، جبکہ 35 عنوانات کے رسائل و جرائد اور 17 اخبارات خریدے جاتے ہیں۔ طالبات کی تقریباً 250 تعداد اوسطاً کتب خانہ استعمال کرتی ہے جن میں 150 طالبات کی تعداد کتب کے اجراء وصولی کے سلسلے میں کتب خانے سے مستفید ہوتی ہے۔ 1988-1987 کے مالی سال میں تقریباً 20,000 روپے کتب اور 10,000 روپے رسائل و جرائد کی خرید کے لئے مختص کیے گئے۔

کتب خانے میں درجہ بندی کے لیے ڈیوی اعشاریائی نظام کے سترہویں شیڈول سے مدد لی جاتی ہے جبکہ کتب خانہ کیٹلاگنگ ڈکشنری ترتیب سے مرتب کیا گیا ہے۔ کتب خانہ میں ایک لائبریرین اور ایک اسسٹنٹ لائبریرین کے علاوہ عملہ کے 3 افراد پر مشتمل ہیں۔ جو صبح 8 بجے سے دوپہر 2 بجے تک پورے کتب خانے کی نگہداشت، دفتری امور اجراء کی ذمہ داری سنبھالے ہوئے ہیں اساتذہ کو کتب ایک ماہ اور طلباء کو 15 یوم کے لئے مستعار دی جاتی ہیں۔

سوال نمبر 6: صوبہ سندھ میں کالج کے کسی ایک کتب خانہ کے حالات قلم بند کریں؟

جواب: **کالج کتب خانے کا تاریخی پس منظر:** کالج کتب خانے کی تاریخ کا بغور جائزہ لیں تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ یہ کتب خانے اپنے اندر کم و بیش ایک صدی عرصہ کی تاریخ سموئے علم کے متلاشیوں کی آبیاری کر رہا ہے۔ کالج کتب خانے کی ابتداء انیسویں صدی کے نصف آخر کے عرصہ پر محیط ہے۔ اس سے قبل کتب خانے کا تصور انتہائی سادہ تھا۔ جس میں چند ایک کتب کو کالج کے پرنسپل کے دفتر میں ایک مخصوص الماری میں رکھ کر مقفل کر دیا جاتا تھا۔ جس سے بوقت ضرورت عموماً اساتذہ ہی استفادہ کر سکتے تھے۔ لیکن جلد ہی انیسویں صدی کے وسط میں طلباء کی یونینوں نے کالج کتب خانہ کے استعمال و مناسب قیام پر زور دیا۔ جس کے نتیجے میں مکمل کالج کتب خانوں کا قیام عمل میں آیا۔ ابتدائی مراحل میں اس کتب خانہ کو نگرانی و دیکھ بھال اساتذہ ہی کے ذریعہ رہی ہے جو اپنی تدریسی ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ کتب خانہ کی ذمہ داری بھی سنبھالتے رہتے۔ یہ کتب خانہ عموماً ذمہ دار اساتذہ ان اوقات میں طلباء و اساتذہ کے استعمال کیلئے کھولتے تھے۔ جب ان کو اپنے پیریڈ نہ پڑھانے ہوں۔ 1920ء تک کالج کتب خانے اسی روش پر خدمات سرانجام دیتے رہے۔ جنگ عظیم اول کے بعد کالج کتب خانوں میں بھی نیا انقلاب آیا۔ جس کے نتیجے میں طلبہ کی تعلیمی سرگرمیوں میں بدرجہ اتم اضافہ ہوا۔ جن سے خصوصاً معاشرتی علوم آرٹس و تاریخ جیسے مضامین پر گہرا اثر پڑا۔ تدریس کے نئے طریقوں کے ساتھ ساتھ طلباء و کتب کی تعداد میں دگنا اضافہ ہوا۔ اس عظیم تبدیلی کی وجہ سے کالج کتب خانوں کے استعمال میں بھی بے حد اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ کالج کتب خانوں کی ترقی تین ادوار پر مشتمل ہے۔

ترقی کے پہلے دور کو ''ٹیکسٹ بک لیول'' کہا جاتا ہے۔ اس سطح پر طلبہ و کتب خانہ کو مرکزی مطالعہ گاہ کے طور پر استعمال کرتے رہے ہیں جہاں طلبا اپنے لیکچرز کے اختتام پر مطالعہ گاہ میں اپنی درسی ضروریات کی تکمیل کے سلسلہ میں آتے اور اپنی درسی ضروریات کے مطابق صرف درسی کتب سے ہی استفادہ کرتے۔ کم و بیش یہ سلسلہ 1925ء تک رائج رہا۔ اس سطح پر طلبہ کی ذہنی وسعت کم ہونے کی وجہ سے یہ سلسلہ غیر مصروف سا رہا ہے۔ البتہ اسی سطح سے ترقی کر کے کالج کتب خانے دوسری سطح کے دائرہ کار میں متعارف ہوئے۔ کالج کتب خانے کی ترقی کے دوسرے دور کو ''ریزروبک لیول'' سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اس سطح پر طلباء و طالبات کے لئے درسی کتب کے ساتھ ساتھ چند ایک حوالہ جاتی کتب بھی پیش کی گئیں۔ جن کی مدد سے طلبہ اپنے اسباق کی تیاری نہایت ہی آسان طریقے سے کرتے۔ ایک عنوان کی کئی کئی کتب طلباء کی آسانی کیلئے کالج کتب خانوں میں رکھ دی جاتیں تاکہ طلباء کو ان کے بروقت استعمال میں دشواری نہ ہو۔ تیسرے مرحلے کو ''خود مختار

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

مطالعاتی سطح'' کہا جاتا ہے۔ اسطرح میں طلباء وطالبات اپنی مدد آپ کے تحت کتب خانے استعمال کرتے ہیں اور ان کو عملہ کی رہنمائی کی ضرورت پیش نہیں آتی۔ طلباء اپنی پسند کی کتب خود ہی نکالتے ہیں اس سے طلبہ میں خود مختاری کے ساتھ ساتھ اچھے برے کی تمیز بھی پیدا ہوتی ہے۔

سندھ مسلم گورنمنٹ کالج، کراچی: اس کالج کا قیام 1943 میں عمل میں آیا۔ کالج میں سائنس آرٹس کامرس اور قانون کے شعبے قائم ہیں۔ یہاں طلباء کی تعداد 2000 ہے جنہیں 60 اساتذہ زیور تعلیم سے آراستہ کر رہے ہیں۔ 1958 میں کالج کے ایک کمرے میں لائبریری قائم کی گئی۔ جس میں لوہے اور لکڑی کی الماریوں کے علاوہ 10 میزیں اور 40 کرسیاں ہیں اس کے علاوہ سندھی اردو اور انگریزی ٹائپ رائٹر بھی ہیں۔ کتب خانے میں سندھی زبان میں 500 اردو میں 2000 اور انگریزی میں 1000 کتب ہیں جبکہ سائنس اور ٹیکنالوجی سے متعلقہ ذخیرہ میں 6500 کتب ہیں۔ کتب خانے میں 4 اردو اور 2 انگریزی زبان کے اخبارات آتے ہیں۔ مواد کی درجہ بندی کے لیے ڈی۔ ڈی۔ سی کا 16 واں ایڈیشن استعمال کیا جا رہا ہے۔ اس کتب خانے میں ایک ماہ میں 1000 کتب جاری کی جاتی ہیں۔ تقریباً 400 حوالہ جاتی استفسارات پوچھے جاتے ہیں۔

وال نمبر 7: یونٹ نمبر 8 میں دیئے گئے سوالنامہ کے مطابق کسی ایک ادارے کے کتب خانہ کے متعلق معلومات جمع کریں اور تفصیل لکھیں؟

جواب: **ایف۔ جی۔ ڈگری کالج واہ کینٹ:** فیڈرل گورنمنٹ ایجوکیشن انسٹی ٹیوٹ، کینٹ گیریژن کے توسط سے 1964 میں یہ کالج قائم کیا گیا۔ کالج کی تعلیمی اور نصابی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے اسی سال کتب خانہ بھی قائم کیا گیا۔ جس میں ضروری فرنیچر کے علاوہ مواد میں 6098 کتب موجود ہیں۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ا۔ نام وقیام: ایف جی ڈگری کالج واہ کینٹ اس کا نام ہے۔ اور یہ کینٹ گیریژن کے توسط سے 1964 مین قائم ہوا یہ کالج واہ کینٹ اور گردونواح کی تعلیمی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے قائم کیا گیا اور خصوصی طور پر کینٹ ایریا کے اندر رہائش پزیر افراد کے لیے قائم کیا گیا۔ اس کالج میں ڈگری کی سطح تک تقریباً تمام مضامین پڑھائے جاتے ہیں۔ اس میں کورسز سے متعلق مواد موجود ہے۔ اس کالج میں تقریباً 80 کے قریب اساتذہ ہیں۔ کتب کا نہ بھی 1964 میں ہی قائم کیا گیا۔

۲۔ عمارت وفرنیچر: کالج کی تعمیر کے ساتھ ہی کتب خانے کی عمارت بھی تعمیر کی گئی کتب خانے کی ائر کنڈیشنگ منصوبے میں شامل ہے۔ اس میں لوہے کی الماریاں، میزیں 150 کرسیاں، 20 رسالوں کی شیلفیں، 10 اخباروں کی شیلفیں، رسالہ سٹینڈ اور 4 کیٹلاگ کیبینٹ شامل ہیں۔ اس میں 500 طلبہ و اساتذہ کے لیے خدمات مہیا کی گئی ہیں۔

۳۔ ذخیرہ کتابی وغیر کتابی: کتب خانے میں تقریباً 6098 کتب موجود ہیں 35 رسائل وجرائد عنوانات کے لحاظ سے اور 17 اخبارات خریدے جاتے ہیں۔ تقریباً 600 طلباء کو خدمات مہیا کرتا ہے۔ کتابی مواد میں سالانہ تقریباً سو کتب کا اضافہ ہوتا ہے۔

4۔ عملہ وانتظامیہ: کتب خانے کے عملے میں ایک لائبریرین، 5 پیشہ ور معاون، 10 غیر تربیت یافتہ اور 20 دیگر عملہ شامل ہے۔ لائبریری کمیٹی موجود ہے۔ جو کتب خانے کے لیے مشاورت کا کام سرانجام دیتی ہے۔

۵۔ بجٹ: 88-1987 کے مالی سال میں اس کا بجٹ 8000 روپے کتب خریداری کے لیے تھا بعد میں ضروریات بڑھنے کے ساتھ ہی اس کے بجٹ میں اضافہ ہوتا گیا اور موجودہ بجٹ تقریباً 4000 روپے سالانہ ہے۔ اس میں بھی وقت کے ساتھ اضافے کی توقع ہے۔ موجودہ وقت میں اس میں موجود کتب کی تعداد تقریباً 30 ہزار ہے۔ جو 88-1987 میں 6098 تھی۔

۶۔ خدمات: مواد کی درجہ بندی ڈی ڈی سی 18 ویں ایڈیشن کے تحت کی جاتی ہے۔ کیٹلاگ ڈکشنری ترتیب سے مرتب کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں کیٹلاگ کے لیے کیٹلاگ کوڈ اے۔ ایل اے 1941 سے استفادہ کیا جاتا ہے۔ مواد کے اجراء کے لیے اور خصوصی طور پر ایک ماہ کے لیے جاری کیا جاتا ہے۔ اندازاً ماہانہ تقریباً 5000 کتب جاری کی جاتی ہیں۔ جب کہ 600 کے قریب رسائل وجرائد جاری کیے جاتے ہیں۔ ماہانہ کم از کم 5 مرتبہ طلبہ کے گروپ تشکیل دے کر ان کو کتب خانے کا دورہ کروایا جاتا ہے۔ تا کہ طلبہ میں اس کو استعمال کرنے کا شوق پیدا ہو۔ اس میں فوٹو کاپی کی سہولت بھی موجود ہے۔ بک بنک سکیم کے تحت طلبہ کو نصابی کتب بھی فراہم کی جاتی ہے۔

۷۔ اوقات کار: کالج کا کتب خانہ کالج کے کھلنے کے ساتھ ہی کھل جاتا ہے لیکن عام طور پر کتب خانے کے اوقات صبح 8 بجے سے بارہ بجے فرسٹ شفٹ کے لیے اور سیکنڈ شفٹ کے لیے دوپہر ایک بجے سے شام چھ بجے تک کھلا رہتا ہے۔ کالج بند ہونے کے ساتھ ہی کتب خانہ بھی بند ہو جاتا ہے۔ اس میں ہاسٹل کی سہولت نہ ہونے کی وجہ سے طلبہ کو چھٹی کے بعد کتب خانے میں جانے کی سہولت میسر نہیں ہے۔ اس مقصد کے لیے طلبہ اور ضرورت مند پی او ایف سینٹرل لائبریری کا رخ کرتے ہیں۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو یہ کتب خانہ طلبہ کی ضروریات پوری کرنے کے لیے ناکافی ہے۔ اس کو مزید بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔ اور ساتھ ہی اس کے اوقات کار کے ساتھ ساتھ اجرائی نظام میں بہتری کی ضرورت ہے۔

☆☆☆☆☆☆

0334-5504551 Download Free Assignments from Solvedassignmentsaiou.com

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی، ایف اے اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔